Open Access
Al-Marjān Research Journal
ISSN(E): 3006-0370
ISSN(P): 3006-0362
al-marjan.com.pk

The Artistic and Intellectual Role of Muslim Calligraphers in the Promotion of Islamic Sciences: An Analytical Study

اسلامی علوم کی ترویج میں مسلم خطاطوں کا فنّی و فکری کردار: تحقیقی مطالعہ

Authors Details

1. **Dr. Yasmin Nazir** (Corresponding Author)
   Associate Professor, Department of Islamic Studies, The Government Sadiq College Women University, Bahawalpur, Punjab, Pakistan.
   Email: yasmin.nazir@gscwu.edu.pk
2. **Sonia Saeed**
   MS Scholar, Department of Islamic Studies, The Government Sadiq College Women University, Bahawalpur, Punjab, Pakistan.

Citation

Nazir, Dr. Yasmin, and Sonia Saeed." The Artistic and Intellectual Role of Muslim Calligraphers in the Promotion of Islamic Sciences: An Analytical Study."*Al-Marjān Research Journal* 3,no.3, Jul-Sep (2025): 84–95.

Submission Timeline

Received: May 07, 2025
Revised: Jun 16, 2025
Accepted: Jun 25, 2025
Published Online: Jul 09, 2025

Publication, Copyright & Licensing

Article QR

Al-Marjān Research Center, Lahore, Pakistan.
© 2023 Al-Marjān Research Center.
This is an open access article distributed under the terms of the **Creative Commons Attribution 4.0 International License (CC BY 4.0).**

The Artistic and Intellectual Role of Muslim Calligraphers in the Promotion of Islamic Sciences: An Analytical Study

اسلامی علوم کی ترویج میں مسلم خطاطوں کا فنّی وفکری کردار: تحقیقی مطالعہ

☆ڈاکٹر یاسمین نذیر　　☆سونیا سعید

Abstract

Calligraphy, in Islamic civilization, is not merely a decorative art but a revered medium of preserving and transmitting divine knowledge. The art of writing, referred to by Ishaq Siddiqui as mankind's greatest invention after language, has played a pivotal role in shaping human civilization. In the Islamic world, Muslim calligraphers have contributed immensely to the promotion, protection, and dissemination of Islamic sciences. This paper explores the multifaceted contributions of these calligraphers, whose refined aesthetic sensibilities and spiritual devotion transformed calligraphy into a sacred craft. The first revelation to the Prophet Muhammad ﷺ emphasized the importance of reading and writing, symbolizing the pen as a divine instrument of knowledge. Muslim calligraphers, aware of this sacred responsibility, meticulously preserved the Qurʾān, Ḥadīth, Fiqh, and other Islamic disciplines through their precise and artistic inscriptions. From the Kufic script of early Islam to the refined Naskh and Thuluth styles of later centuries, their work ensured both aesthetic beauty and textual integrity. The study highlights prominent Muslim calligraphers such as Ibn Muqlah, Ibn al-Bawwāb, and Yāqūt al-Mustaʿṣimī, whose contributions shaped the legacy of Islamic writing. Additionally, the paper examines the role of modern calligraphers and printing advancements in continuing this tradition. By blending art with devotion, Muslim calligraphers played an indispensable role in preserving Islamic heritage and inspiring future generations through the beauty of the written word.

Keywords: Islamic Calligraphy, Muslim Calligraphers, Art of Writing, Preservation of Knowledge, Qur'anic Manuscripts

تعارف موضوع

ایک دو ہنر ہوں تو بات کروں　　کس طرح شرح کائنات کروں

مسلمانوں نے علوم وفنون کی ترقی واشاعت کے لیے جو گراں بہا خدمات انجام دی ہیں وہ تاریخ عالم کا ایک روشن باب ہیں ان کے ذوق جمیل اور نفاست مزاج کا مظہر اسلامی فن خطاطی بھی ہے ایک عرصے تک خوشخط ہونا بھی تعلیم یافتہ ہونے کی دلیل سمجھا جاتا تھا اگرچہ آج زمانہ کی تیز رفتاری نے ہمیں اس تصور سے دور کر دیا ہے لیکن خطاطی کا فن کمپیوٹر کی ایجاد کے بعد صرف سربر آوردہ خطاطوں تک محدود رہ گیا اب بھی ہمارے ہاں بلند مرتبہ خطاط موجود ہیں جن کے پاس آزموگان خطاطی زانوئے تلمذ تہ کرتے ہیں اور ترقی طباعت کے ساتھ فن کے نمو کی آبیاری کر رہے ہیں۔ قدرت خداوندی نے انسان کو بے شمار صلاحیتوں سے نوازا ہے جہاں خطابت بیش بہا عطیہ ہے وہیں اعجاز قلم بھی ایک بہت بڑی

☆ ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبہ اسلامیات، گورنمنٹ صادق کالج ویمن یونیورسٹی، بہاولپور، پنجاب، پاکستان۔
☆ ایم ایس اسکالر، شعبہ اسلامیات، گورنمنٹ صادق کالج ویمن یونیورسٹی، بہاولپور، پنجاب، پاکستان۔

نعمت ہے بلخصوص قلم کی مصوری رنگ سازی کا نقش تولوح ذہن پر ہی متعین نہیں ہوتا، اس کا برپا کیا ہوا انقلاب نہایت دور رس نتائج کا حامل ہوتا ہے۔ موجودہ دور میں دنیا کی تمام اقوام قلم کی برکتوں سے مالا مال ہیں اور ذہن و فکر کی جلاء میں اس کا بھرپور استعمال کر رہی ہیں۔

مبحث اول: اسلامی فن خطاطی کی تاریخی بنیاد

1. آغاز خطاطی

خطاطی کی ابتدا انسان کی تخلیقی صلاحیتوں اور ابلاغ کے ارتقا سے جڑی ہے۔ انسان نے ابتدا سے ہی اپنے جذبات و خیالات کے اظہار کے لیے مختلف طریقے اپنائے ہیں۔ سب سے پہلے اس نے اشاروں اور آوازوں سے اپنے جذبات کا اظہار کیا۔ پھر جانوروں کی آوازوں کی نقل کر کے پیغام پہنچانے کی کوشش کی۔ وقت گزرنے کے ساتھ انسان نے مخصوص نشانات اور علامات ایجاد کیں، جو تحریر کی ابتدائی شکل تھیں۔ یہ تحریر سادہ تھی اور ابتدا میں تصویروں سے تصورات کو ظاہر کیا گیا۔ بعد میں ان تصاویر کو نام دیے گئے اور تصویری خاکوں کے ذریعے پیغام رسانی کا آغاز ہوا۔ خطاطی، شاعری، مصوری اور موسیقی فنونِ لطیفہ کے اہم شعبے ہیں۔ "خطاطی" یونانی زبان کے دو الفاظ "کالوس" (بمعنی خوبصورت) اور "گرافوس" (بمعنی لکھائی) سے ماخوذ ہے، یعنی "خوبصورت لکھائی کا فن"۔ اسلامی ثقافت میں خطاطی کو نہ صرف ایک بصری فن بلکہ فنونِ لطیفہ کا اعلیٰ درجہ دیا گیا ہے۔ اسے "روحانی علمِ ہندسہ" بھی کہا جاتا ہے، جو اس کے جمالیاتی اور روحانی پہلوؤں کی عکاسی کرتا ہے۔[1]

خطاطی یا تحریر کا فن انسانی تہذیب کے ابتدائی مراحل سے جڑا ہے۔ مورخین کے مطابق، تحریر کا آغاز دجلہ و فرات کی وادیوں میں ہوا۔ بعض روایات کے مطابق، تقریباً پندرہ ہزار سال قبل مسیح مصریوں نے اپنے خیالات و جذبات کے اظہار کے لیے مخصوص علامات (ہیروگلیف) ایجاد کیں۔ یہ علامات ابتدائی تحریر کی شکل تھیں، جنہیں نہ صرف لکھنے والا بلکہ دوسرے افراد بھی ایک خاص نظام کے تحت سمجھ سکتے تھے۔

ابتدا میں، کاغذ کی بجائے مختلف رنگوں کے پتھروں اور قلم کی جگہ شیشے کا استعمال کیا گیا۔ اس طرح حالات وواقعات کو ضبطِ تحریر میں لانے کا سلسلہ شروع ہوا۔ محبت کے لیے کبوتر، نفرت کے لیے سانپ، جنگ کے لیے شیر، امن کے لیے بکری یا ہرن، اور خوشی کے لیے ناچتے گاتے مرد یا عورت کی تصاویر علامتیں بنائی گئیں۔ یورپی مورخین نے اسے "ہیروگلیفک" خط کا نام دیا، جس کی ترقی یافتہ شکلیں ہیروتیقی، دیموتیقی، آرامی، شطرنجی، اور نبطی خطوط کہلائیں۔[2]

خطاطی کی ابتدا نرم مٹی کے برتنوں پر ناخن کے نشانات سے ہوئی، جو سجاوٹ اور شناخت کے لیے استعمال ہوتے تھے۔ وقت گزرنے کے ساتھ یہ نشانات حروف کی شکل اختیار کر گئے اور مفرد الفاظ سے مرکب الفاظ تک ترقی ہوئی۔ جب انسان اسم، فعل، اور کلمات سے ناواقف تھا، تب یہ تصویری علامات (ہیروگلیفک) خیالات کے اظہار کا بنیادی ذریعہ تھیں۔ یہی علامات خطاطی اور مصوری کا مشترکہ سرمایہ بن گئیں، جو خطاطی کی ترقی کا سنگِ بنیاد ثابت ہوئیں۔

[1] Schimmel, Annemarie, *Calligraphy and Islamic Culture* (New York: New York University Press, 1984), 1: 15-18.
[2] Blair, Sheila, *Islamic Calligraphy* (Edinburgh: Edinburgh University Press, 1427 AH/2006 CE), 1: 23-27.

مبحث دوم : مختلف ادوار میں اسلامی فن خطاطی کی ممتاز اقسام

اسلامی خطاطی میں کئے مشہور خط رائج ہیں جو مختلف ادوار میں ترقی کرتے رہے ہیں۔ چند اہم خطوط اور انکی خصوصیات درج ذیل ہیں۔

1. خط کوفی

خط کوفی میں جتنے قرآن لکھے گ ئے اور تحریریں جو عجائب خانوں میں موجود ہیں ان سب پر نقاط نہیں ہیں۔ اس طرح جو تحریر نقاط اور اعراب وغیرہ کے بغیر ہو ایک بنجر زمین کی مانند ہوتی ہے جبکہ وہ تحریر جس پر یہ سارے لوازمات شامل ہوں ایک ایسے گلستان کی مانند ہے جس میں ہر طرف پھول کھلے ہوں۔ اس میں دشواری یہ ہے اس میں قریب قریب سب حروف ایک جیسی شکل کے ہو جاتے ہیں اس لیے ان کو پڑھنے میں مشکل پیش آتی ہے۔ ماہرین خط اس خط کو **ام الخطوط** کہتے ہیں اس لیے کہ جس نے اس خط میں درجہ کمال حاصل کر لیا اس کے لیے باقی تمام خطوط لکھنا آسان ہو جاتا ہے۔[3]

عربی خط نے اسلام کے زیر سایہ سب سے پہلے جو جمالیاتی لباس پہنا اسے خط کوفی کہا گیا جس کی ایجاد چوتھی صدی عیسوی میں نبطی خط اور خط سیریاک یا سطر نجیلی سے ہوئی حرب بنوامیہ کوفہ سے یہ خط سیکھ کر آئے اور اسی بنا پر اس خط کا نام " خط کوفی " مستعمل ہوا۔ ابن ندیم (متوفی ۱۰۰۰ء/ ۳۹۰) پہلا شخص ہے جس نے اس خط کو کوفی کے نام سے یاد کیا۔ پہلے خط کوفی میں نقطے اور اعراب نہ تھے جب اسلامی ممالک کی فتوحات میں وسعت پیدا ہوئی لوگ کثرت سے دین اسلام میں داخل ہوئے تو حروف پر نقاط نہ ہونے کی وجہ سے قرآن اور دیگر عبارتیں پڑھنے میں مشکل پیش آتی اس وقت بنو عباس کے عہد کے خلیفہ عبد الملک بن مروان نے حجاج بن یوسف کو لکھا اور ان کے حکم سے نصر بن عاصم نے متشابہ حروف ب ت ث کے لیے نقاط کی ایجاد کی۔ زبر، زیر، پیش کے قواعد مرتب ہوئے۔ وقف کی علامتیں مقرر ہوئیں۔

2. خط محقق

خط محقق ساتویں صدی ہجری / گیارہویں صدی عیسوی تک عمومی طور پر بڑے سائز کے مصاحف کے ورق کی پہلی درمیانی اور آخری سطور لکھی جاتی رہی۔ یہ خط جلی حروف واضح کھلے لمبے مضبوط ہوتے ہیں۔ اس میں خط کی بنیادی پہچان حروف ت پ ب کی اون م ل ک ق ف ض ص ش س ژ ز رو دت بائیں طرف سے زاویہ دار ہوتے ہیں جن میں نیچے کیطرف قدرے جھکاؤ ہوتا ہے اور ال ط خا رک جیسے حروف زاویہ دار حروف کے پیٹ میں آتے ہیں اس خط کا علاقہ وسط ایشیائی ہے۔ (ع۔۹) خط محقق ساتویں صدی ہجری / گیارہویں صدی عیسوی میں محقق کی جگہ ثلث نے لے لی۔

3. خط ریحان

رحان، ریحانی، ریحان کے معنی ایسے گلدستے کے ہیں جو پھولوں سے مہک رہا ہو اس میں زاویہ دار حروف یعنی ن ل ق ض ص ش س کے دائرے محقق خط کی نسبت تنگ ہوتے ہیں۔ اور ال ط ظ ک جیسے حروف زاویہ دار یا دائرہ والے حروف سے علیحدہ لکھے جاتے ہیں اس میں قلم کی تیزی روانی بین السطور اور ناز کی اس طرح ہوتی ہے کہ حروف گلدستے کی مانند نظر آتے ہیں اور یہ خط قرآنی مخفی کتابت کے لیے گیارہویں صدی ہجری استرہویں صدی عیسوی تک مروج رہا بعد میں اس خط کی جگہ نسخ نے لے لی۔ رحان، ریحانی، ریحان کے علاوہ قرآنی کتابت کی نسبت سے اس کا نام

3 Professor Sayyid Muḥammad Salīm, *Tārīkh-e-Khaṭ o Khaṭṭāṭīn*, 138.

روحانی خط بھی ہو سکتا ہے بعض مورخین خط نے اس پہچان کو نظر انداز کرتے ہوئے اس کی تعریف دو جملوں میں کی کہ گیارہویں صدی ہجری / سترہویں صدی عیسوی تک لکھے گئے قرآن کریم کے خفی کتابت ریحان ہے اور جلی کتابت محقق ہے۔

4. خط ثلث

اس خط میں حرف کا ۳/۱ حصہ جھکاؤ اور پھیلاؤ میں ہوتا ہے۔ یہ خط زیادہ تر کوفی آمیز ثلث کے بعد پندرہویں صدی عیسوی میں عمارتی خطاطی اور اسلامی ممالک میں چھپنے والی کتب کا ٹائٹل لکھنے کے لیے بھی مستعمل رہا اگرچہ مختلف رسم الخطوط بے انتہاء مہارت، محنت، خط کے بارے میں کافی علم قلم پر مضبوط گرفت کے متقاضی ہوتے ہیں لیکن خط ثلث ان فنی محاسن کے ساتھ ساتھ اپنے اندر بے انتہاء وسعت اور پھیلاؤ کی وجہ سے خطاط اپنی تمام صلاحیتوں کو بروئے کار لا سکتا ہے۔ خط ثلث اپنے بناوٹ اور خوبصورتی کے لحاظ سے تقریباً دو سو سال پہلے مکمل ہو گیا تھا اسکے بعد اس خط میں کوئی قابل ذکر اضافہ نہیں ہوا۔ خط ثلث میں دو دانگ (ٹکڑے) سطح کے ہوتے ہیں اور چار دانگ دور (محوری گولائی) کا ہوتا ہے۔ یعنی سطح ایک تہائی اور دور دو تہائی ہوتا ہے۔ اس خط میں قلم کا قط محرف ہوتا ہے یعنی قط ٹیڑھا رکھا جاتا ہے۔ تہجی حروف ا، ب، د، ر، ک، ن، ل کے سر کو بلکل نمایاں لکھا جاتا ہے۔ خواہ مفرد حروف ہوں یا ترکیب میں حروف اول ہوں۔

5. خط نسخ

نبطی خط کی مدد سے خلیفۃ المقتدر باللہ کے زمانے میں ابن مقلہ نے ایجاد کیا جسے نسخ اس لیے کہتے ہیں کہ یہ سابقہ خطوط کا ناسخ ہے۔ پانچویں صدی ہجری سے گیارہویں صدی عیسوی تک قرآن کریم کی خطاطی کے لیے کوفی کا رواج ختم ہو گیا اور نسخ نے کوفی کی جگہ لے لی۔ خط نسخ بارہویں صدی کے پہلے نصف میں فاطمی دور حکومت کے آخر میں اپنے ارتقاء کے عروج پر پہنچ چکا تھا۔ نسخی خط اپنی تمام ترخوبیوں کے ساتھ مذہبی امور کے لیے مروج رہا جس کی بہترین مثال حر دہ اور غباری رسم الخطوط ہیں۔ جو نسخ کے ذیلی خطوط میں شمار ہوتے ہیں۔ جیسا کہ بیان کیا گیا ہے۔

خط نسخ ایک مکمل، معتدل اور منظم خط ہے اس خط میں حروف اور کلمات بالکل واضح ہوتے ہیں۔ کسی قسم کی الجھن اور شک پیدا نہیں ہوتا۔ خاص طور پر جب حروف پر اعراب لگائے جاتے ہیں۔ اسلامی خطوط میں اس سے زیادہ کامل کوئی دوسرا خط نہیں ہے۔[4]

منگول دور میں وقتی زوال کے بعد نسخ نے اپنا کھویا ہوا وقار جلد ہی تیموری دور میں واپس حاصل کر لیا مگر ۱۸ ویں ۱۹ ویں صدی میں وہ جاذبیت نہ رہی جو مغل دور کا خاصہ تھی جبکہ ایرانی نسخ میں خط ریحان کا عنصر غالب رہا۔ ۱۸ صدی عیسوی میں ایرانی خطاط احمد نیریزی نے خط نسخ میں تبدیلیاں کیں جس سے اس میں نستعلیق کا عنصر نمایاں ہوا۔ برصغیر اور ایران میں آج کل کے خطاط احمد نیریزی کے خط کو ہی قرآنی کتابت کے لیے استعمال کر رہے ہیں۔

6. خط نستعلیق

نستعلیق میں شروع سے ہی دو شیوہ نگارش چلے آرہے ہیں۔ اور ان دونوں کے طرز نگارش میں تھوڑا سا فرق ہے۔ مغربی نگارش میں الفاظ تنگ اور تیز لکھے جاتے ہیں شد و مد زیادہ بڑے ہوتے ہیں عین کا سر بھی بڑا ہوتا ہے۔ اس کے برعکس خراسانی قلم میں حروف اور کلمات معتدل لکھے جاتے ہیں۔ انداز اور تناسب بھی ٹھیک ہوتا ہے اسی وجہ سے مشرقی انداز نگارش زیادہ پسندیدہ اور مقبول ہے۔

[4] Professor Sayyid Muḥammad Salīm, *Tārīkh-e-Khaṭ o Khaṭṭāṭīn*, 139.

خط نستعلیق میں ۲/۷ یا ۶/۲ سطح ہے باقی دور ہی دور ہے۔ الف بالکل سیدھے اور لطیف ہوتے ہیں۔ دائی رے مکمل ہوتے ہیں۔ اس خط میں اصول کتابت کی نہایت سختی سے پابندی کی جاتی ہے۔ قواعد اور اصول کی پابندی کی وجہ سے اس خط میں ہر حرف صاف اور واضح نظر آتا ہے۔ خواجہ میر علی تبریزی نے اس خط کے قواعد و ضوابط مقرر کیے۔ اس کو مقبول بنانے میں سعی وجہد کی۔ اسی وجہ سے مشہور ہے کہ اس کے موجد خواجہ میر علی تبریزی ہیں۔

7. خط دیوانی

عثمانی ترک سلطان محمد فاتح نے 1453ء میں قسطنطنیہ کو فتح کیا تو سلطنت عثمانیہ کا دار الحکومت بھی **بورصہ** سے **قسطنطنیہ** منتقل ہو گیا۔ دفتر دیوانی بھی قسطنطنیہ میں منتقل ہوا تو اس زمانے میں خط دیوانی ایجاد ہوا۔ خط دیوانی سلطنت عثمانیہ کے دفتر دیوانی کے کاتبین اور منشی حضرات کی اختراع ہے دفتر کے کاتبین کو یہ ضرورت پیش آئی کہ کوئی ایسا خط ہونا چاہیے۔ جس میں تیزی اور سہولت کے ساتھ مضمون کو لکھا جاسکے۔ جس ضرورت کے تحت فارسی النسل (ایرانی) منشیوں نے خط توقیع کو ایجاد کیا۔ اسی طرح ترک منشیوں نے خط دیوانی ایجاد کیا۔ خط دیوانی کا موجد **ابراہیم حنیف** ہے۔

مبحث سوم: ابتدائی اسلامی دور کے مسلم خطاطوں کا فنی و فکری کردار

ابتدائی اسلامی دور کے خطاطوں نے قرآن مجید کی کتابت میں ایسے لازوال کارنامے انجام دیے جو آج بھی عالمی عجائب گھروں اور نمائش گاہوں میں مسلمانوں کی خطاطی کے فن سے گہری وابستگی کی داستان بیان کر رہے ہیں۔ یہ اہلِ خط دنیا بھر کے اسلامی ممالک میں، اپنے علاقائی اثرات اور ثقافتی تنوع کے زیرِ اثر، کوفی، نسخ، ثلث، ریحان، محقق، بہار اور نستعلیق جیسی اقسام میں کلامِ الٰہی کو ایسے خوبصورت اوراق پر روشن کیا کہ اہلِ مغرب کی آنکھیں آج بھی اس کی تابانی سے منور ہوتی ہیں۔ اسلامی خطاطوں نے اپنے فن کی دلکشی اور نفاست کے ذریعے نہ صرف لوگوں کے دلوں میں ذکرِ الٰہی کو مزید بلند کیا بلکہ اسلامی علوم سے گہری محبت اور عقیدت بھی پیدا کی، جو اسلامی تہذیب کی ترویج میں ایک کلیدی کردار ادا کرتی رہی۔

1. کتابت قرآن کریم

جزیرۃ العرب میں اسلام پھیلا تو قرآن پاک کی اشاعت کے لیے خطاطی کو عام کرنے کی ضرورت پیش آئی۔ حضور نبی اکرم ﷺ کی دس سالہ مدنی زندگی جن میں صحابہ کرام نے لکھنا سیکھ لیا۔ ان میں ابی بن کعب، سعید بن زرارہ، منذر بن عمر رافع بن مالک شامل ہیں۔ غزوہ بدر میں جب مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی تو ان میں کفار کے 70 قیدی پڑھے لکھے تھے اور خطاطی یعنی لکھنا جانتے تھے۔ نبی کریم ﷺ نے ان کے لیے شرط رکھی کہ جو قیدی دس مسلمانوں کو پڑھنا لکھنا سکھادے۔ اسے بغیر فدیہ دیئے آزاد کر دیا جائے گا۔ قیدیوں نے یہ شرط قبول کر لی اور یہ پہلا موقع تھا کہ مسلمانوں میں سات سو افراد تھوڑے عرصے میں فن کتابت سے آشنا ہو گئے۔

ان میں حضرت زید بن ثابت بھی شامل تھے جو بعد میں کاتب وحی بنے۔ قرآن کریم عربی زبان کی پہلی کتاب ہے اس سے پہلے عربی کی کوئی کتاب نہ لکھی گئی اور نہ پڑھی گئی اور اس میں کوئی شک نہیں کہ مسلمانوں کے علوم و فنون کا سرچشمہ صرف اور صرف قرآن کریم ہے۔ مسلمانوں نے قلم اور تحریر کے زریعے نہ صرف مختلف النوع علوم فنون کو کمال بخشا بلکہ قلم کو بھی وہ فن سکھایا جسے خطاطی کہا گیا۔ اسلام کی فتوحات سے خطاطی کا سلسلہ بڑھتا چلا گیا۔ مکہ کے قبیلہ بنی ہاشم میں خط قیر آموز رائج تھا مدینہ منورہ میں جو کتابت ہوئی۔ وہ خط حمیری میں ہوئی۔ دوسری صدی ہجری میں خط نسخ تیار کیا گیا۔ اسلام کے زیر سایہ سب سے پہلے جس خط نیا جمالیاتی لباس پہنا اسے خط کوفی کہتے ہیں۔ بعض روایات کے مطابق جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کوفہ کو دار الخلافہ بنایا تو سب سے پہلے وہاں کے خط میں خوبصورتی پیدا کر کے اس کا نام خط کوفی رکھا۔ جس کے ثبوت کے طور پر سلطان علی مشہدی کا یہ شعر پیش کیا جاتا ہے

مرتضی اصل خط کوفی را　　　　کرو پیدا و نشو و نما

حضور نبی اکرم ﷺ پر جب وحی نازل ہوتی تو صحابہ کرام پورے آداب و قواعد از بر کر لیتے۔ اور کاتبان وحی ان آیات کو شانے کی ہڈی، کھجور کے پتے، پتھر کی سل، درخت کی چھال پر منضبط کر لیتے۔ اس زمانے میں اعراب و نقاط کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی تھی۔ کیونکہ جن صحابہ کرام کو قرآن پاک حفظ ہوتا تھا وہ الفاظ کو صحیح مخارج اور پوری صحت کے ساتھ ادا کرنے پر قادر ہوتے تھے۔ خالد بن سعید کی صاحبزادی کہتی ہیں سب سے پہلے بسم اللہ شریف میرے والد ماجد نے لکھی۔ یہ ربیع الاول سن 4 ہجری کا واقعہ ہے اس لحاظ سے خالد بن سعید پانچویں مسلمان ہیں اور خوش نصیب صحابی ہیں جن کو سب سے پہلے کتابت وحی کی سعادت حاصل ہوئی۔ آخری وحی 3 ربیع الاول ۶۳۲ء / ۱۱ھ کو نازل ہوئی جو ابی بن کعب نے لکھی۔ رسول مقبول ﷺ کے کاتبان وحی کی تعداد مختلف روایات کے مطابق کم و بیش چالیس تھی۔[5]

2. عہد صدیقی میں خطاط

حضرت زید بن ثابت فرماتے ہیں حضرت ابو بکر صدیق کے حکم سے انھوں نے چمڑے کے ٹکڑوں پر قرآن پاک لکھا۔ یہ خط حمیری میں لکھا گیا اس نسخے کو "نسخہ ام" کہتے ہیں۔

---

[5] Iḥtirām ad-Dīn Aḥmad Shāghil, *Ṣaḥīfa-e-Khushnawīsān* (Delhi: Ghālib Academy, 1987), 187.

3. عہد فاروقی میں خطاط

عہد فاروقی میں حضرت زید بن ثابت نے ڈیڑھ برس کی مدت میں قرآن مجید خط حمیری میں کتابت کیا اس عہد کے مصحف کا ایک ورق جس پر سورۃ جن کی آیات درج ہیں وہ یورپ کے ایک کتب خانے میں موجود ہے۔

4. عہد عثمانی میں خطاط

حضرت عثمان فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ کی حیات طیبہ میں ہی قرآن پاک کو جمع کیا اور میں نے ۲۵ھ / ۶۴۸ء کو کتابت قرآن میں ۱۲ آدمی مامور فرمائے۔ جن میں حضرت زید بن ثابت، حضرت عمرو بن العاص، حضرت سعید بن العاص، ابی بن کعب، عبد اللہ بن عباس، عبد اللہ بن زبیر، عبد الرحمن بن حارث بن ہشام، انس بن مالک، مالک بن ابی عامر، فلح بن کثیر بھی شامل ہیں جنھوں نے قرآن پاک کی تدوین کی اور لغت قریش پر یہ نسخہ تیار کرایا گیا۔ جس کی بنا پر حضرت عثمان کو جامع القرآن کہتے ہیں۔ اس وقت کے تمام نسخے خط الجزم اور خط حمیری میں لکھے گ ئے۔ اگر چہ یہ مصحف ایک ہی خط میں لکھے گ ئے اور قریش لغت میں ہی پڑھے گئے۔ لیکن اس کے بعد قرآن کریم کو ہر خط میں اپنے علاقائی اثر کے تحت لکھا اور پڑھا جاتا ہے۔

5. عہد علوی میں خطاط

حضرت علی کے دور خلافت میں آپ کے نامور شاگرد ابو الاسود دوئی لی نے قرآن مجید پر اعراب لگائے۔ اور کاتب کو ہدایت کی کہ جس حرف کو ادا کرتے وقت میرا منہ کھل جائے اس حرف پر فتحہ یعنی زبر لگا دینا اور جس حرف کو ادا کرتے وقت میرا منہ گول ہو جائے تو اس پر ضمہ یعنی پیش لگا دینا اور جس حرف کو ادا کرتے وقت آواز کا رخ نیچے کی جانب ہو جائے اس کے نیچے کسرہ یعنی زیر لگا دینا۔ اس کے بعد جب عبد الملک بن مروان جب بر سر اقتدار آئے تو انھوں نے عراق کے گورنر حجاج بن یوسف سے کہا کہ ابو الاسود کے مقرر کردہ اعراب کافی نہیں ہیں اس لیے اہل علم سے مشورہ کر کے نقطے تجویز کیے جائیں۔ سب علماء فضلاء سے مشورے کے بعد ابو الاسود کے شاگرد نصر بن عاصم نے متجانس الخط کی تمیز کے لیے ایک، دو اور تین نقطے لگا دیے۔ پہلی سے پانچویں صدی عیسوی تک قرآن کریم کو نہ صرف خط کوفی میں لکھا گیا بلکہ یہ خط پانچ سو سال تک کتابت کے لیے مستعمل رہا۔ پہلی صدی ہجری سے لے کر آٹھویں صدی ہجری تک خط کوفی ہی خاص رہا۔

6. عہد بنو امیہ میں خطاط

امیر معاویہ کے زمانے میں قطبہ نامی کاتب تھے۔ انھوں نے آب زر سے کلام پاک لکھا۔ ولید بن عبد الملک کے عہد میں خالد بن ابی الہیاج مشہور خطاط قرآن تھے۔ حضرت عمر بن عبد العزیز کے حکم سے خالد بن ابی الہیاج نے ایک مطلا قرآن کریم کتابت کیا جب یہ کلام حضرت عمر بن عبد العزیز کو پیش کیا گیا تو آپ حیران رہ گئے مصحف کو بوسہ دیا اور سر پر رکھا اور سوچا کہ اس کمال خط اور نفاست کا ہدیہ کیا دیا جائے کچھ سمجھ نہ آیا تو اصل قرآن مجید تحفے میں دے دیا۔

7. عہد عباسی میں خطاط

ابو العباس بانی دولت عباسیہ کے دور میں ضحاک بن عجلان شامی خطاطی قرآن میں مشہور تھے۔مامون الرشید کے دور میں علم الخط کو فروغ حاصل ہوا۔ضحاک بن عجلان اور اسحاق بن حماد کے بے شمار شاگرد تھے۔جن میں ابراہیم الشجری کا شاگرد الاحول المحرر اپنے زمانہ کا امام فن تھا انہیں کے شاگردوں میں ابن مقلہ ۳۲۸ھ / ۹۴۰ء کے ہاتھوں زاویہ دار کوفی کی جگہ نسخ نے اپنا سکہ جمانا شروع کر دیا۔[6]

i. ابن مقلہ شیرازی (۸۸۶ء-۹۴۰ء)

ابن مقلہ کا پورا نام علی بن محمد بن علی بن مقلہ ہے۔یہ 886ء کو بغداد میں پیدا ہوئے۔ابن مقلہ کو جدید عربی خطاطی کا بانی کہا جاتا ہے انھوں نے عربی رسم الخط کو قواعد وضوابط میں ڈھالا۔ابن مقلہ فن خطاطی میں بہت ماہر تھے۔عربی زبان کے رسم الخط کی تاریخ میں کوئی بھی دوسرا خطاط ان کے فن کی برابری نہیں کر سکتا تھا۔انھوں نے **نسخ، ثلث، محقق، ریحانی، اور توقیع** رسم الخط کی بنیاد رکھی۔خلافت عباسیہ میں وزیر بھی رہے، لیکن سیاسی سازشوں کے نتیجے میں قید کئے گئے اور انکے دونوں ہاتھ کاٹ دیے گئے تاکہ وہ دوبارہ خطاطی نہ کر سکیں۔وہ زخموں اور تکلیف کے باعث چند دن میں 940ء میں وفات پا گئے۔

ii. آخری عباسی خلیفہ کا دور

أ. **یاقوت المستعصمی (سن وفات:۱۲۹۸ء):** ان کا نام یاقوت مستعصمی عرف ہے اور اسی سے پہچانے جاتے۔ان کا اصل نام جمال الدین تھا۔بنو عباس کے آخری خلیفہ مستعصم باللہ کے غلام تھے۔مگر ان کو اپنے کمالات کی وجہ سے دربار خلافت میں بڑی عزت و معرفت ملتی تھی۔

ب. **فن خطاطی سے عشق:** ایک دفعہ خلیفہ نے باعث ضرورت ان کو بلایا اور وہ کتابت میں مصروف تھے چاہتے تھے کہ صفحہ پورا کر کے اٹھیں۔خلیفہ کو ضروری کام تھا وہ غصہ کرتے ہوئے خود ان کے پاس پہنچ گئے۔اور جس بر کی دوات سے لکھ رہے تھے وہ اٹھا کے ان کے سر پہ زور سے ماری اور سر پھٹ گیا۔مگر یہ کتابت میں اتنے محو تھے کہ ان کو کچھ محسوس ہی نہ ہوا۔بلکہ جو خون بہا اسی سے قلم کو تر کیا اور اس سطر کو مکمل کیا جو زیر کتابت تھی۔خلیفہ یہ دیکھ کر حیران ہوا اور واپس چلا گیا۔[7]

ج. **فن خطاطی میں خدمات:** یاقوت نے عبدالمومن اصفہانی سے سیکھا اور ابن ابواب کے خط سے استفادہ کیا۔انھوں نے خط ثلث، نسخ، محقق، ریحانی، توقیع اور رقاع میں اصلاحات کی اور مزید بہتر بنایا۔ان کا سب سے بڑا کارنامہ خط نسخ اور ثلث کو نکھارنا تھا جنہیں بعد میں عثمانی، صفوی اور مغل خطاطوں نے مزید ترقی دی۔یاقوت کا ایک قلمی قرآن کریم استنبول کی لائبریری میں موجود ہے۔دوسرا سلطان سلیم بادشاہ ترکی کے مقبرہ پر موجود ہے اور تیسرا مصر کی لائی بریری میں موجود ہے۔یاقوت المستعصمی کی وفات 1298ء میں ہوئی ان کا فن آج بھی زندہ ہے اور ان کے وضع کیے گئے اصول آج بھی اسلامی دنیا میں استعمال کیے جاتے ہیں۔

---

6 Khurshīd ʻĀlam Gawhar Qalam, *Jawāhir-e-Raḥmat mēn*. 156.

7 "Award-winning Calligrapher Khurshīd ʻĀlam Gawhar Qalam Passes Away," *Roznāma Nawā-e-Waqt*, 232.

8. مغلیہ دور میں ایرانی خطاط

i. **میر علی تبریزی:** میر علی تبریزی چودھویں صدی کے مشہور ایرانی خطاط تھے۔ ان کا تعلق ایران (تبریز) سے تھا۔ اسلامی خطاطی کے عظیم ماہر تھے اورانھوں نے دو خط نسخ اور تعلیق کو ملا کر ایک نیا خط بنایا جسے نستعلیق کہتے ہیں ان کو خط نستعلیق کے بانی کہتے ہیں۔ جو پشتو، کھوار اور اردو لکھنے کے لیے عام طور پر استعمال ہوتا ہے۔ وہ خطاطی کے ماہر ہونے کے علاوہ ایک شاعر بھی تھے۔[8]

ii. **خط نستعلیق کی ایجاد:** میر علی تبریزی نے ایک رات خواب میں ہنسوں کو اڑتے دیکھا۔ اڑتے ہوئے اس کے پروں کی خوبصورتی اس کے جسم کی لچک سے متاثر ہوئے۔ اور بیدار ہونے کے بعد انھیں خواب یاد تھا۔ انھوں عبارت کے الفاظ کو تعلیق کی خمداری اور نسخ کی ہندساتی خصوصیات کو آپس میں ملا کر نستعلیق کے خط کو ایجاد کیا۔ مغل بادشاہوں اور عثمانی سلاطین اور صفوی حکمرانوں کے درباروں میں اس خطاطی کو اعلیٰ ترین مقام حاصل ہوا۔ پاکستان اور ہندوستان کے مشہور خطاط عبدالمجید پروین اور صوفی خورشید عالم گوہر نے اسے مزید فروغ دیا۔ میر علی تبریزی 1420ء کو وفات پا گئے۔

9. عہدِ پاکستان میں خطاط

i. **صوفی خورشید عالم گوہر قلم:** صوفی خورشید عالم جو گوہر قلم کے لقب سے مشہور ہیں 26 جون 1956ء کو پاکستان کے ضلع سر گودھا دھریمہ میں پیدا ہوئے۔ ان کے اساتذہ کرام سید اسمٰعیل دہلوی، حافظ محمد یوسف سدیدی ہیں۔ نظری استفادہ سید ابراہیم، عبدالعزیز رفاعی (مصر)، ہاشم محمد الخطاط مرصع (عراق)، حافظ ایتاج (ترکی) سے کیا۔

ii. **شوقِ خطاطی:** جناب حافظ محمد یوسف سدیدی نے ان کے فن کو دیکھ کے تحریر کیا:

> "گوہر قلم کا فن دیکھا تو احساس ہوا کہ پاکستان میں اچھی مشق ہو رہی ہے اور اگر ایسے ہی جاری رہی تو ضرور پاکستان کا نام روشن ہو گا"[9]

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد نے جب خورشید عالم گوہر قلم سے سوال کیا کہ اتنے زیادہ خطوں میں کیسے مہارت حاصل ہوئی تو انھوں نے عرض کی

> "جب میں لکھتا ہوں ایک کیف کا عالم طاری ہوتا ہے اور قلم خود لکھتا چلا جاتا ہے"[10]

سابق گورنر مغربی پاکستان اور افواج پاکستان اور بلوچستان کے سابق گورنر جناب محمد موسیٰ خان نے جناب گوہر قلم کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے بھی کہا کہ گوہر قلم نے 406 اقسام میں قرآن کریم کی خطاطی کر کے جو کارنامہ سرانجام دیا وہ قیامت تک زندہ رہے گا۔

تصانیف: نقش گوہر، مرقع گوہر، جواہر القلم، فن خطاطی، سراج الطالبین (تصوف)، کرب مسلسل (تاریخ پاکستان)، نصاب خطاطی، اعجاز خطاطی، اور بھی بے حد تصانیف ہیں۔ خورشید عالم گوہر قلم 7 دسمبر 2020 کو شیخ زید ہسپتال لاہور میں 74 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ ان کی تدفین 8 دسمبر کو 2020ء قبرستان میانی صاحب لاہور میں کی گئی۔

---

[8] Blair, Sheila, *Islamic Calligraphy*, 1:29.

[9] Siddiqi, Hafiz Muhammad Yousuf, *Tazkira-e-Khattatan* (Karachi: Dār al-'Ilm wa al-Adab, 1400 AH/1980 CE), 1: 45-47..

[10] Ahmad, Muhammad Masood, *Fann-e-Khattati aur Pakistan* (Lahore: Maktaba-e-Urdu, 1410 AH/1990 CE), 1: 72-74..

خلاصہ بحث

اسلامی فن خطاطی صرف حروف کا مجموعہ نہیں بلکہ دین اسلام کا تہذیبی ورثہ ہے، جو قرآن کریم کی کتابت سے جڑا ہے۔ یہ فن بصری حسن کے ساتھ روحانی سکون کا باعث ہے اور اسلامی تاریخ، ثقافت اور روحانیت کو محفوظ رکھتا ہے۔ ابتدائی اسلامی دور کے خطاطوں، جیسے حضرت زید بن ثابت اور ابی بن کعب نے خط کوفی، نسخ، ثلث اور دیگر اقسام میں قرآن کی کتابت کر کے اس فن کو عروج بخشا۔ ان کے فنی و فکری کردار نے اسلامی علوم کی ترویج میں اہم کردار ادا کیا۔ خطاطی نے کلام الٰہی کے تقدس کو اجاگر کیا اور لوگوں کے دلوں میں ذکرِ الٰہی کو بلند کیا۔ تاہم، جدید دور میں ڈیجیٹل ٹیکنالوجی اور فلیکس کے رجحان نے خطاطی کو دھندلا دیا۔ رشید احمد کے مطابق، خطاطی کے فن پاروں اور سائن بورڈز میں فرق ہے۔ اس ورثے کو بچانے کے لیے اسے نصاب کا حصہ بنانا ضروری ہے۔ اسکولوں میں خطاطی کی تعلیم سے نئی نسل اسلامی ثقافت سے جڑ سکتی ہے، جو اس فن کی بقا اور ترویج کے لیے ناگزیر ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Bibliography/کتابیات

- Ahmad, Muhammad Masood. *Fann-e-Khattati aur Pakistan*. Lahore: Maktaba-e-Urdu, 1410 AH/1990 CE.
- Blair, Sheila. *Islamic Calligraphy*. Edinburgh: Edinburgh University Press, 1427 AH/2006 CE.
- Iḥtirām ad-Dīn Aḥmad Shāghil. *Ṣaḥīfa-e-Khushnawīsān*. Delhi: Ghālib Academy, 1987.
- Muḥammad Iqbāl Bhaṭṭa. *Lāhawr aur Fan-e-Khaṭṭāṭī*. Lahore: Maktaba ʻIlm o ʻIrfān Publishers, 2007.
- Salīm, Sayyid Muḥammad. *Tārīkh-e-Khaṭ o Khaṭṭāṭīn*. n.p.: n.p., n.d.
- Schimmel, Annemarie. *Calligraphy and Islamic Culture*. New York: New York University Press, 1984.
- Siddiqi, Hafiz Muhammad Yousuf. *Tazkira-e-Khattatan*. Karachi: Dār al-ʻIlm wa al-Adab, 1400 AH/1980 CE.